

وسیلہ رُوحی

بالہتمام حضرت حاجی فقیر عزت شاہ وارثی مدظلہ
ناظم اعلیٰ: آستانہ عالیہ وارثیہ پھیر شریف



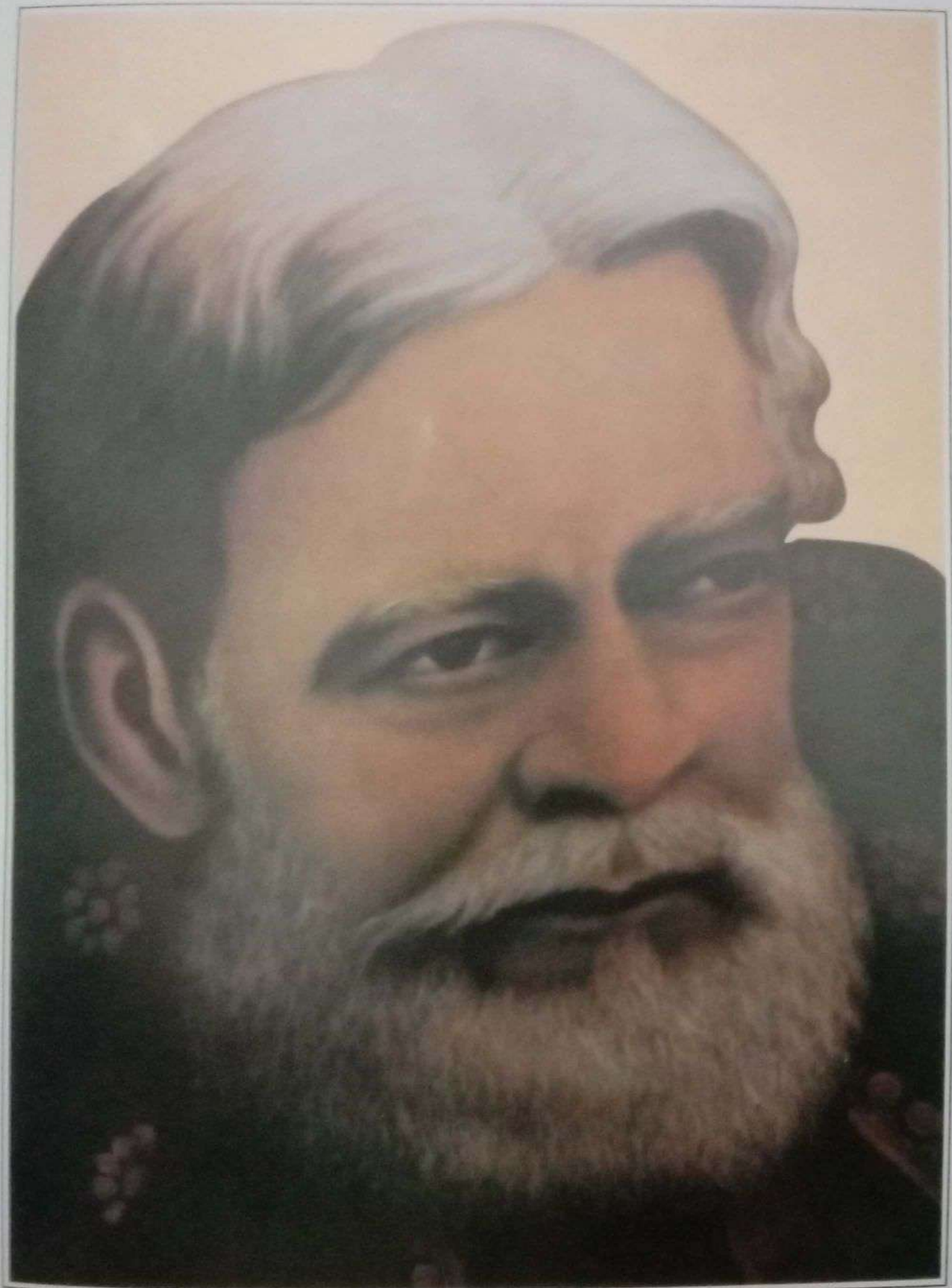
آرام اللہ قادری دارالعلوم اسلامیہ علی سیدہ عائشہ قادریہ دارالعلوم علی شاہ قادریان سرورہ الاموال

حضرت سید عبد السلام
عرف میل بالکا رحمت
اللہ علیہ کی جانب سے
کتب وارثہ کی یہ
بہترین کاوش کی گئی جو
کہ ایک سلفہ پویش
گروہ سے اس ایسے وقت کے
کامل ترین عالم یا عقل
ولی فطرت جو داخل
سلسلہ حضرت عبداللہ
شاہ شہید رحمت اللہ
علیہ سے ہیں لیکن اسرار
صدر کراچی سے ان کا
مزار ہے

یہ کام وارث پاک غلام
نواز عظیمہ اللہ ڈگریہ کے
حکم پر کیا گیا اس کام کو
کون وارث ایس جنب
منسوب کر کے نویں
حکم مرشد کا ارتکاب نا
کرے اگر کون بھی
شخص یہ کہے کہ اس
سے ہر ذی ایف بنائے تو
بلی لیجیے گا کہ یہ
جھوٹ بول ہے غلام کا
نام غلامی کرنا ہے یعنی
مرشد کے حکم کی
تعصیل کرنا ہے نا کہ
تعریف اور واہ ولی وصول
کرنا

برائے مہربانی سب
وارثوں پر حکم مرشد کی
ابلاغ لازم ہے جھوٹ
بولنے اور واہ ولی سے ہر
سز گریں شکریہ





حضرت سرکار عالم پناہ سید حاجی و حافظ وارث علی شاہ ذکرہ اعظم اللہ
دلیوہ شریفے (انڈیا)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یا وارث

الْحَمْدُ لِلَّهِ مَنْ قُلَّ رَخِيْرٌ اَوْ خَبَالًا
وَالشُّكْرُ لِلَّهِ مَنْ صَوَّرَ حُسْنًا وَجَمَالًا
ثُمَّ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ هُوَ الْوَاحِدُ حَقًّا
ثُمَّ اَشْهَدُ اَنْ قُدْرَةُ لِلّٰهِ تَعَالٰی

اللہ کی شان ہے کہ خالق کون و مکان کے ایک فرمان "کُنْ فَيَكُونُ" نے یہ کرشمہ دکھایا کہ یہ آدم خاکی ہزار عالم خلوت سے جلوت و جود میں آیا جو صانع بے چون و هیچگون کے انعامات گوناگون سے سراپا ملو ہے۔
خوب فرمایا شاعر نے :

تعالی اللہ کمال صنع بیچوں
کہ مارا از عدم آورد بیرون
و جودِ جملہ ظل حضرت اوست
ہمہ آثارِ صنع قدرتِ اوست
چنانچہ تمامی کائنات حضرت الوہیت کے کمالات کا مجموعہ اور سرکارِ احدیت کی صفات کا آئینہ ہے از عرش تا فرش اُس کی قدرت آشکار اور اس کی صفت کا اظہار ہے۔ بقول شاعر
ہمہ اسماء منظر ذاتند
ہمہ اشیا منظر اسماء
لیکن باوجودیکہ مجملہ حقوق اپنی سیرت میں فرد اور صورت میں بے نظیر ہیں مگر یہ مسلمہ ہے کہ انسان صنعتِ الہی کی مخصوص اور مکمل تصویر ہے بمصدق "لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ" جس طرح ذاتِ ایزدی یکتا و بے ہمتا ہے۔ اسی طرح یہ بیکلِ انسانی اُس کی قدرتِ کاملہ کی بے مثل نشانی اور تمامی مخلوق سے افضل و ممتاز اور خطاب :
لَقَدْ كُنْ مِنْ اَبْنٰی اٰدَمَ سے سرفراز ہے۔ بقول جاتیج

اے ذاتِ تواضعِ صفاتِ مایاک
کنہ تو بیرون از حد ادراک
آدم بنوشد مکرم او بہ تو
پیدا است مقام ذرۂ خاک
بلکہ خاص اسی مُشتِ خاک کا یہ شرف و اخلاص ہے کہ حضرت احدیت جل جلالہ نے اپنے یدِ قدرت سے خمیر کیا اور اُس کی صنعت بے عدیل نے ایسا شکیل و جیل مجسمہ تعمیر فرمایا جو بلحاظ آب و گل بظاہر تیرہ و تاریک ضرور ہے مگر درحقیقت انوارِ قدس سے پُر نور، اور اسرارِ الہیہ سے معمور ہے۔ بقول شاعر

طلسم گنج پراسرار کردہ
خودی و خویش در پردہ نشسته

زہے در تیرگی دیدار کردہ !
حجاب صورت آنجا باز بسته

حق کہ مانع با کمال نے "وَلَفَحْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي" کا مقتدر اعزاز اور فی انفسکم افلا تبصرون ؟
کا مفہوم امتیازِ محبت فرما کر اس حسین مجسمہ کو تمام عالم و عالمیان سے الیا برگزیدہ و ممتاز کیا کہ معراجِ معرفت میں "عَلَّمَ آدَمَ
الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا" کی دولتِ لازوال و دلچست ہوئی اور سرکارِ احدیت سے اس خاک کے پتلے نے خلیفۃ اللہ کا پاک اور
مقدس خطاب پایا اور ذاتِ واجب الوجود کا آئینہ اور اس کی صفاتِ غیر محدود کا منظر اتم ہوا۔ بقول شاعرے
خداوند سے کہ جان بخشید و ادراک
نہا داسرارِ خود را در کفِ خاک !

زخا کے ایں ہمہ معنی نمودہ
درو دیدارِ خود پیدا نمودہ !
حقیقت یہ ہے کہ وہ شاہد بے ہمتا جو پردہ عظمت اور حجابِ خفا میں لمحاظِ کیتائی ہمیشہ سے مستور تھا اُس نے باوجود بے نام و
نشان ہونے کے یہ شان دکھائی کہ صورتِ آدم میں جلوہ فرمائی۔ بقول شاعرے

اے مغربی آں یار کہ بے نام و نشان شد
یعنی اُس لامکاں کی بیزنگی کا اظہار اس رنگ میں ہوا :
بے نام و نشان آدم و بانام و نشان شد
نخلِ قدش کہ از چمن جان برآمدہ
شاخِ گلِ بصورتِ انساں برآمدہ

لہذا انہیں مخصوص صفات کے لحاظ سے آدم باعتبار دیگر ممکنات کے اکل و افضل ہے جس کے شرفِ اقتدار کا اعلان بروزِ میناق
ہو کہ جنابِ احدیت جل جلالہ نے اپنی مقرب و نورانی مخلوق کو حکم فرمایا : قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدْوا
آں دم کہ دم آمد مگر دید آشکارا : اسرارِ کُنْتُ کُنْتُ اَکَالِ الشَّمْسِ وَالنَّهَارِ
اگر یہ وجودِ خدا کی رموزِ حقیقت کا آئینہ اور علومِ معرفت کا گنجینہ نہ ہوتا تو اُس کے آگے مخلوقِ قدسی سرشتِ تسلیم خم نہ کرتی اور ابو البشر آدم
علیہ السلام سجد ملائکہ نہ ہوتے۔ بقول فرید الدین عطار :
مگر نہ بُردے ذاتِ حق اندر وجود
آبِ درگلِ را کے ملکِ کردے سجود

غرض انسان ہر جنبہً ضعیف البیان ضرور ہے مگر کمالِ تحمل و استقلال اس سرفروشن نے وصالِ شاہدِ حقیقی کے بخشش میں ناقابلِ برداشت
بارِ امانت اٹھایا جس کے صلہ میں سرکارِ کریم و کارساز سے یہ اعزاز ملا کہ اپنے عاشقِ جانناز کو کجملہ مخلوق سے ممتاز فرمایا۔ چنانچہ کتبِ سیر کی
ورق گردانی کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ از آدم تا ایندم کوئی قرن ایسا نہیں گزرا کہ کسی فردِ بنی آدم کی مخصوص شخصیت کا شہرہ نہ ہوا ہو
اور اُس کے علوئے مرتبت کا نقارہ نہ بجا ہو بلکہ ہر عہد میں خصوصیت کے ساتھ انسان کی شان و عظمت کا نشان بلند رہا جس کی وجہ یہی
ہے کہ درحقیقت انسان جامعِ کمالات ہے جب تک حجابِ تعینات محبوب ہے محبوب ہے اور توفیقِ الہی سے اپنی اصل کی جانب رجوع
ہوتا ہے تو آبائی شرف و اخلاص کا حقیقی ورثہ اس کو ملتا ہے بلکہ ایسے انسان کا مل کا عہدِ زندگی دنیا میں غیر معمولی طور پر یادگار
ہوتا ہے اور اُس کی قوم فخر و مباہات کے ساتھ اُس کے فضل و اقتدار کا اقرار کرتی ہے اور اُس کی نمودیدہ ہو کر اُس کی تقلید میں سرگرم ہوتا
ہے اور اس کے افعال و اقوال قلمبند کرتی ہے جس کے مطالعہ سے دوسروں کو ہمیشہ فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

تاریخ سے ثابت ہے کہ بعض کامل و اکمل بزرگوں نے سوانح حیات نہایت تفصیل اور تشریح سے تحریر فرمائے ہیں اور وہی زریں ہدایات کا مجموعہ سا کہیں راہِ طریقت کے لئے مکمل دستور العمل اور اصولِ فیضانِ باطنی کا مفید ذریعہ ثابت ہوا جس کی نسبت حافظ شیرازی فرماتے ہیں :

ملک تو بارک اللہ در ملک دیں کشادہ صد چشمہ آب حیاں از قطرہ سیاہی

مگر یہ خصوصیات صرف انہیں برگزیدہ ہستیوں کے تذکروں میں ہیں جن کو تصرفِ الہی کا شرف اور حیاتِ جاوید حاصل ہے اور جو واقعی انسان بلکہ انسانِ کامل ہیں۔ اس لئے کسان کا عہد ظاہری جس طرح خلق کو فائدہ پہنچاتا ہے اسی طرح اُن کا باطنی تصرف بھی ساز و دار ہے اور رہے گا کیونکہ بقائے ایزدی نے اُن کو حیاتِ سرمدی مرحمت فرمائی ہے۔ بقول مولانا جامیؒ ہے

زندہ عشق نہ مُردست و نمیرد ہرگز لایزال بود ایں زندگی و لم یزلی

انہیں حضرات کے حالات و واقعات قابلِ تحریر بھی ہیں اور اُن کے اقوال و افعال میں یہ تاثیر بھی ہوتی ہے لیکن ما و شما کے سوانح حیات نہ اس لائق ہیں کہ تحریر میں لائے جائیں اور نہ اُن کا مطالعہ آئندہ نسلوں کو مفید اور سودمند ہو سکتا ہے۔ حالات و واقعات انہی پاک ہستیوں کے راہِ ہدایت ہو سکتے ہیں جن کے متعلق پشتِ پشت سے آگاہی چلی آتی ہے تاکہ دنیا میں تشریف لانے والے مقدس وجود سے نسلِ آدم آگاہ ہو جائے جیسے ہمارے ہمدانی برحق حاجی حافظ قبلہ کو مین سیدنا و مولائی وارث علی شاہ صاحب کی ذات جن کے متعلق پانچ پشت قبل اکثر مقدس اور ابراہیم حضرات نے بشارت دی جن کے نام تاریخ میں مشہور ہیں مثلاً حضرت عبدالرزاق بنسویؒ کی پیشینگوئی اور حضرت نجات اللہ صاحبؒ کا کشفی ارشاد اور مولانا عبد الرحمن صاحب موحّد لکھنویؒ کی بشارت سب مطالعہ سے گذرتی ہیں جس سے کائناتِ قدرت کا اہتمام قلبِ انسانی کو روشن فرمانا محبت و عشق اور حسن و جمال کی داستان کو کائنات میں پھیلانے خاص حسین و جمیل طریقہ جو کسی سے نہ ہو سکے بغیر اس کے کہ جو عشق و محبت کے بحرِ بکراں کا واحد تیراک ہو وہی مظاہرہ دکھا سکتا ہے وہی اہتمام فرما سکتا ہے میاں حضرت سیدنا ظلم علی صاحبؒ کنوڑی رسول پوری ضمیمہ سیر السادات قلمی میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضور قبلہ کے جدِ امجد حضرت میراں سید احمد علیہ رحمۃ جو ۱۲۱۱ھ میں پیدا ہوئے۔

قصبہ دیوہ شریف میں درس میں پڑھے علوم ظاہر اور علمِ سینہ سے واقف ہونے کے بعد ایشام اپنے تالاب کے کنارے پر مدعا اپنے عقیدہ مندوں کے تشریف فرما تھے۔ ایک روش صاحبِ باطن نے قریب آکر آپ سے کہا : السّلامُ علیکم وعلیٰ کذلک الذی فی صلیک انّ اللہ تبارک و تعالیٰ قد نورّ شمالہ بنورہ و اشرف الارض بظہورہ فطوبی لکم یا سیدی۔ حاضرین نے فریٹ کیا کہ حضرت ہم تو کچھ نہیں سمجھے کہ اس بزرگ درویش نے کس فرزندِ ارجمند کی آپ کو بشارت دی اور آپ نے اسکی تصدیق فرمائی اگر مفالغہ نہ ہو تو اس اسرار سے ہم کو بھی خبردار فرمایا جاتے۔ میراں سید احمدؒ نے فرمایا کہ درویش خبر دیتا ہے کہ پانچویں پشت آپ کی میں ایک روشن چراغِ فرزند دیکھتا ہوں جو ہم نامِ خدا ہوگا۔ اُس کے نور کی روشنی مشرق سے مغرب شمال سے جنوب تک پھیل جائے گی جس کے اثرات آپ کے چہرہ اقدس سے پاتا ہوں حضرت میراں سید احمدؒ نے فرمایا میں جانتا ہوں۔ حضرت میراں سید احمدؒ کی پانچویں پشت میں حضور قبلہ عالم کی ولادت باسعادت کا مژدہ اس زمینِ پاک دیوہ شریف کو ملا اور ظاہر ہوتے ہی فیض و کرم کا سلسلہ چل نکلا۔ ہر شب درویشِ نیا اظہارِ ارادہ کائنات پر گرفت مضبوط سے مضبوط تر ہوتی گئی جس نے ثابت کر دیا کہ قدرتِ آپ کا مقدس نام نامی بھی خداوند قدوس کے اسی مقدس و بزرگ نام سے مختار ہوا جس میں آپ فنا ہونے والے تھے۔ اولیائے کرام کا فیصلہ ہے کہ

بہت اہل اللہ کے اسمائے گرامی میں یہ بات دیکھی گئی ہے کہ خدا کے جس نام مقدس میں فنا ہوئے ہیں وہی اُن کا نام مشہور ہوتا ہے۔
مثال جس طرح حضرت سلطان الاولیا محبوب سبحانی قطب ربانی سیدنا محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ٹھہریں فنا ہو کر
ایجادیں کا باعث ہوئے اسی لقب سے لقب کئے گئے اسی طرح اوارث خدانے بزرگ بزرگ کا نام ہے اور اس کے معنی میں فنا عالم
کے بعد قائم رہنے والا: اِنَّا مُحْيِي وَنُحْيِي وَنُحْيِي الْوَرَثُونَ۔ تنجما: اس میں شک نہیں کہ ہمیں زندہ رکھتے ہیں
اور ہمیں مارتے ہیں اور ہمیں سب کے وارث ہیں ہماری بقا دائمی ہے۔ یہی وجہ ہے آپ کو اپنے خاص زمانہ میں مسئلہ فنا و بقا کے حل
کرنے میں خاص ملکہ تھا۔

حضور قبلہ عالم لفظ وارث یا وارث پاک ہی سے مشہور و معروف ہوئے جس سے ثابت ہوا کہ رب العزت نے حضور قبلہ عالم
کو اپنے نام صفاتی میں سے ایک ممتاز صفت مرحمت فرمائی تھی یعنی اپنے اسم وارث کا حضور کو مظہر اتم کیا اور اس صفت کا ظہور اسی
عاشق صادق میں ہوتا ہے جو تمام عالم کو فانی اور تکلیف و راحت، جو روح و احسان، رنج و خوشی کو حادث سمجھے اور جو ماسوائے یار جملہ موجودات
سے دست بردار ہو وہی وارث کہلاتے جانے کا مستحق ہے اور اسی کو حصار بقائے کامل کہتے ہیں۔ بقول جلال الدین رومیؒ: ے

جو روح و احسان رنج و شادی حادث ست حادثات میرند حق شاہ وارث است
اس بزرگ نام ہی میں فنا و بقا کی تعلیم نہاں ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ابتداء عمری سے آپ نے مَوْتُوا قَبْلَ اَنْتَ مَوْتُوا کے مرحلہ کو
طرے فرمایا اور یہی تعلیم فرمائی اور اسی طرح وہ خاص مقام بقا حاصل فرمایا جو اسم وارث کا معنوں تھا جس نے حضور قبلہ عالم کی زیارت کی۔ بے ساختہ
بول اٹھا اس طرح بھیس میں عاشق کے چھپا ہے عشوق جس طرح آنکھ کی پتیلی میں نظر ہوتی ہے

ہر اعتبار سے آپ کی ذات ستورہ صفات خاندان سادات کا ایک مقدس اور اعلیٰ ترین نمونہ تھی جیسا کہ ان بزرگوں نے آپ
کی شان و عظمت کو کچھ کریم تسلیم کیا ہے کہ آپ کے اخلاق و عادات سے سادات کرام کے اوصاف حمیدہ کی پوری تصدیق ہوتی ہے۔
ابتداء سے لے کر آخری زندگی تک تسلیم و رضا کی تعلیم اور میدان عشق و محبت میں سوز و گداز کے فقر کے اثرات و وجود انسانی کو عطا فرما
کر نسل انسانی پر احسان عظیم فرمایا۔ مسلک عشق میں توحید و وحدت کے حل کو ۸۷ سال دنیا کی سیاحت پایادہ فرماتے ہوئے نسل آدم کے
سینوں تک پیغام محبت نگاہ پاک سے ثبت فرمایا۔

آپ کی ولادت باسعادت ۱۲۲۸ھ سے ۱۲۳۲ھ کے درمیان ہے مگر شاہ فضل حسین صاحب وارثیؒ سجادہ نشین
بارگاہ شاہ عبدالمعظم کنزالمعرفت علیہ الرحمۃ جو حضور عالم پناہ وارث پاک کے خادم قدیم اور ہم مکتب بھی تھے حضور سے آٹھ برس چھوٹے ہیں وہ
اپنی عمر کے حساب سے ۱۲۳۲ھ بتاتے ہیں اور رمضان المبارک پیر کا دن وقت صبح کاذب۔ آپ کی جائے ولادت باسعادت ہونے کا فقر قصبہ
دیوہ شریف ضلع بارہ بنکی کو حاصل ہے۔ پہلی بات رمضان المبارک میں پیدا ہونے والا یہ نومولود پاک سادات کے گھر میں ابتدا کرتا ہے
رمضان المبارک کی تعلیم سے کہ والدہ ماجدہ کا دودھ سحری و افطاری کے بغیر نہیں پیتا، نہ روکتا ہے نہ کچھ طلب کرتا ہے یہی رمضان المبارک
میں دستور رہا۔ گھر گھر جاہر نے پر دیوہ شریف ہی نہیں مگر دونواح کے علاقہ نے آکر دیکھا اور زیارت کی۔ آپ کے والد ماجد حضرت
سید قربان علی شاہ صاحب اپنے زمانے کے حافظ و قاری اور مشہور طبیب تھے۔ آپ زمانہ تعلیم مکمل طور پر خیر البلاد بغداد شریف میں

نامی حضور میراں پیر محمد الدین عبدالقادر جیلانی راجہ اور کل عصا آپ کی بارگاہ اور مخصوص درس میں گزارا جس وقت سرکار عالم پناہ کے اہل کرام دیوہ شریف میں قیام پزیر ہوئے اُس وقت یہ قصبہ ملانے علوم ظاہریہ اور واقفانِ دُوزِ باطنیہ کا گڑھ تھا مگر آپ کے اہل کرام دیوہ شریف میں کُناسب علما و فقہا حضرات نے متبرک سمجھا اور تعلیم سے محروم آمدید کہا۔ یہ قصبہ دیوہ شریف کی خوش نصیبی کہ ساداتِ پاک خاندان دیوہ شریف کو تصوف کا سلطان عطا فرمانے کے لئے اپنے رُوح و قلب سے اپنے قیام کا فیصلہ اس پاک سرزمین کے قریب دیا۔ جسے معلوم تھا کہ ایک وقت کے بعد یہاں تصوف و معرفت کا ایک سلطان پیدا ہو گا جو ہم نام خدا ہو گا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
بَعْدَ كُلِّ حُسْنٍ وَجَمَالٍ
اسمائے گرامی حضور اقدس !

فانی فی اللہ، باقی باللہ، آیت من آیات اللہ الحسنی۔ فَاَیْمًا تَوَلَّوْا فَتَمَّ وَجْهُهُ اللہ حضرت تبارک و تعالیٰ امام الاولیاء سیدنا و مرشدنا و مولائی حاجی و حافظ سید وارث علی شاہ طاب ثراہ آپ بطنِ مادر سے ولی پیدا ہوئے حضور کی کتاب عمر کا دریا چہ عشق الہی کے عنوان سے شروع ہوا تھا۔ اور فاتحہ پر فنا فی الذات کی مہر ثبت تھی جس کے تاریخ بے شمار واقعات بتا سکتی ہے سرکار عالم پناہ وارث علی وہ ذاتِ اقدس ہے جس کے دُنیا میں آنے سے پہلے ایسے عقیدت مند موجود تھے جو عالمِ رویا میں بیعت ہو گئے مگر انہیں یہ معلوم نہیں کہ ہمارے مرشد برحق کہاں ہیں، کون ہیں۔ سرکار عالم پناہ دُنیا میں تشریف لائے عمر کا ایک حصہ گذارا۔ پہلا حج کیا واپس دیوہ شریف تشریف لائے۔ پُرانے لوگوں نے پھر لباس سے صورتِ سیرت اور نشست و برخاست پہچانا اور اپنی خواب کی تعبیر دیکھی اور بیعت کے لئے حاضر ہوئے آپ نے فرمایا۔ میاں صاحب آپ کو پہلی بیعت پر اعتبار نہیں چنانچہ وہ مطمئن ہو گئے۔

یہ وہ ذات ہے جو دُنیا میں آنے سے پہلے بھی دستگیری فرماتی تھی دُنیا میں تشریف لا کر ۸۷ سال تک دستگیری فرمائی ۱۹۰۵ء یکم صفر وصال فرما کر اب تک وارثی سلسلہ ہی کیا نسلِ آدم کی دستگیری فرما رہے ہیں یہ ہم کمزور نابلد غلام ہیں جو اپنے شہنشاہ کے غلام کہلاتے ہوئے بھی پہچان نہیں سکتے وارثی ضرور کہلاتے ہیں مگر سرکار عالم پناہ کی تعلیم کی طرف توجہ نہیں کرتے یہی وجہ ہے کہ سلسلہ محبت سے خالی ہو رہا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ سرکار عالم پناہ کی تعلیم پر زور سے توجہ دیں جیسے حضور نے ارشادات ہماری تعلیم کے لئے فرمانے ہیں جن کی تفصیل بعد میں آرہی ہے پڑھیں عمل کریں اور ہمارے جیسے کمزور فقیروں کے لئے سرکار کے حضور قبولیت کی التجا کریں۔ (آمین ثم آمین)

حاجی فقیر عزت شاہ وارثی

ارشادِ عالیہ

سرکارِ عالم پناہ عطیاتِ باطنی کے ساتھ ساتھ ارشاداتِ ظاہر سے بھی اپنے غلاموں کو محروم نہیں رکھتے۔ فرمان ہوتا ہے۔ جس کی قسمت میں جو حق ہے وہ اُس کو ملے گا اور اگر زندگی میں نہیں ملا تو مرتے وقت ضرور ملے گا اور مرتے وقت اگر نہ ملا تو اُن کی قبر میں ٹھونس دیا جائیگا۔

اگے فرمایا ہستی کو مٹانا عین فقری ہے یہ بھی فرمایا کہ موجد ہونا بہت مشکل ہے۔ ایک مقام پر فرمایا آج کل توحید ٹکے سیر ہے۔ آپ کے ہاں قول کی حقیقت دورِ حاضر میں سامنے ہے۔ جہاں دیکھو عجیب عجیب طریقہ سے وارثی احرام باندھے ہوئے نظر آتے ہیں۔ احرام کو ایک کھیل سمجھ کر استعمال کیا جا رہا ہے۔ سرکارِ عالم پناہ بے شمار شفقت کے بعد احرام عطا فرماتے اور فرماں ہوتا کہ یاد رکھو یہی کفن ہے۔ اگے فرمایا عشق وہی ہے جو کسب نہیں ملتا۔ فرمایا محبت ہے تو ہزار کو کس پر ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ فرمایا محبت ہے تو سب کچھ ہے محبت نہیں تو ریاضت بیکار ہے فرمایا ایک صورت پکڑ لو وہی تمہارے ساتھ یہاں بھی رہے گی اور وہی قبر میں اور وہی حشر میں تمہارے ساتھ ہوگی۔ فرمایا محبت میں شاہ گدا کا فرق نہیں رہتا جیسے محمود دایا زکا واقعہ۔ فرمایا یار کا تصور عاشق کی زندگی ہے۔ فرمایا رُفائے یار عاشق کا ایمان ہے۔ فرمایا عشق میں انتظام نہیں۔ ارشاد ہے، جس کو اپنی خواہشات کی خبر ہے وہ عشق سے بے خبر ہے۔ اسے دوسری طرح فرمایا عاشق یار ہے خبردار اور موجودات سے بے خبر رہتا ہے۔ فرمایا معشوق کی جفا کو عاشق عطا سمجھتا ہے۔ ایمان محبت کا مل کا نام ہے۔ فرمایا عشق میں ترک ہی ترک ہے۔ فرمایا عاشق وہ ہے جو معشوق پر جان قربان کر دے۔ عشق میں سرے تو پیہم سر ہو۔ فرمایا جب تک خود بینی ہے پیر سے حجاب رہے گا۔ فرمایا خود پرستی حجاب کو بڑھاتی ہے اور مقصود سے دور رکھتی ہے۔ فرمان ہوتا ہے۔ بخود ہی حجاب کو اٹھاتی ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ مرید اس طرح پیر سے ملے جس طرح قطرہ دریا سے مل جاتا ہے جب تک قطرہ دریا سے نہیں ملتا فطرہ رہتا ہے جب دریا سے مل جاتا ہے وہی قطرہ دریا ہو جاتا ہے پھر اُسے کوئی قطرہ نہیں کہتا۔ فرمایا عشق میں کھڑ بھی اسلام ہو جاتا ہے انسان اُن کے ساتھ رہتا ہے جن سے محبت ہوتی ہے۔ فرمایا پیر کی صورت میں خدا ملتا ہے۔ جلال الدین رومیؒ فرماتے ہیں۔

چونکہ ذاتِ پیر را کردی قبول ہم خدا در ذاتش آمد ہم رسول
فرمایا جو شخص جس سے محبت کرتا ہے اُسی کے ساتھ اُس کا حشر ہوگا۔

یہ بھی فرمایا کہ جو صورت تمہارے ساتھ یہاں رہے گی وہی مرتے وقت وہی قبر وہی حشر میں ساتھ رہے گی فرمان ہوتا ہے جس کے تصور میں مرگے اُسی کے ساتھ حشر ہوگا۔ فرمایا جس کو تصدیق نہیں اُس کا ایمان نہیں جس صورت کا خیال پختہ ہو جائے وہی صورت بعد مرگ قائم رہے گی۔ فرمایا جو مرید پیر کو دور سمجھے وہ مرید ناقص اور جو پیر مرید کو دور سمجھے وہ پیر ناقص۔ فرمایا حاسد ہمیشہ ذلیل رہتا ہے کیونکہ حسد سے ایمان خراب ہوتا ہے۔ فرمایا کسی عداوت کو دل میں جگہ نہ دو فرمایا دشمن سے بدلہ نہ لو۔ دشمن کے ساتھ سلوک کرو یہ حضرت شیر خدا کی سنت ہے۔ فرمایا جس دل کو محبت سے سرور کار ہوتا ہے اُس میں عداوت کی گنجائش نہیں ہوتی۔ فرمایا ہماری منزل عشق ہے اور منزل عشق میں خلافت اور جانشینی نہیں۔

جو ہم سے محبت کرے وہ ہمارا ہے۔ خواہ چار ہو یا خاکروب۔ جس قدر ہمارے مُرید ہیں ہماری اولاد میں۔ ایک باپ کی اولاد کو آپس میں سلوک و محبت درکار ہے اور یہ لازم ہے۔

الغرض پیشوا کے برحق نے ہماری ہدایت ایسے جامع اور عام فہم الفاظ میں فرمائی ہے۔ جس کی مثال ہمارے پاس نہیں۔ یہ وہ احکام مخصوصہ ہیں اگر ہم ان کی طرف توجہ کریں تو احکام کی تعمیل سے ہماری ہر منزل آسان ہو سکتی ہے۔ ہر کارِ عالم پناہ کے ملفوظات کا مجموعہ وارثی حضرات کے لئے مکمل دستور العمل کا حکم رکھتا ہے جس کی تعمیل سے ہم انسان ہی نہیں انسانِ کامل بن سکتے ہیں۔

سُحْنِ عَشْقِ نَهْ اَلْسَدِتْ كِه اَیْدِ بَرْبَا

ساقیائی دہ و کوتاہ کُنْ گُفْتِ و شُنید

دَسَوَ بَعُوْنِهْ تَعَالٰی وَهُوَ یَتَوَّالِ الصَّالِحِیْنَ ۝

ہپایاں آمد این دفتر حکایت ہمچناں ساقی

بہد دفتر نشاید گُفْتِ حسب الحال مُشتاقی

هُوَ الْوَارِثُ دَائِمُ الْحَيِّ الْقَيُّومُ

مندرجہ ذیل سلام حضرت شاہ شاکر صاحب قبلہ وارثی نے بحضور قبلہ عالم امام الاولیاء حضرت حافظ حاجی وارث علی شاہ صاحب اعظم اللہ ذکرہ کی خدمت اقدس میں پیش کیا اور مقبول ہوا۔ شاہ صاحب قبلہ نے اس سلام میں حضور والا کی تعلیمات کا سچوڑ پیش کیا ہے اور یہ سلام حضرت حاجی حافظ فقیر اکمل شاہ صاحب قبلہ وارثی کی زبانی بھی اکثر سنا گیا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

مَدَنی القَرَشی ہاشمی و مُطَلَبی
پے زہرا اثر باغ رسالت مددے

پے مولا جہاں ساقی کوثر مددے
عالم علم لدن واقف اسرار نہاں

گوہر بحیر ولایت گلستان رسول

حسَم کُن بر ما بحق پنج تن
بشنو فریاد روا حاجت درویش بکن

وارثا خذ بیدی بہر رسول عربی
وارثا از پئے خاتون قیامت مددے

وارثا بہر علی ساقی کوثر مددے
وارثا بہر حسن سبط رسول دو جہاں

وارثا بہر حسین ابن علی جان بتول

وارثا بنما جمال خویش تن
وارث ما نظر ز کرم خویش بکن

شاکر خستہ جگر سوزد روں میخواد

بہر نظارہ تو شوق فنوں میخواد

شجرہ نسبہ ، جدیہ ، وارثیہ ہو الوارث

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

المدد صل علی حضرت محمد مصطفیٰ

سیدہ خاتونِ جنّت فاطمہ فخر النساء

المدد اے سید الشہداء شہید کربلا

مست تسلیم و رضا و صبر و حلم و اتقا

المدد اے شاہ زین العابدین خوش لقا

یادگار فاطمہ ہم یادگار مصطفیٰ

باتشہد و جعفر جناب موسیٰ کاظم رہنما

قاسم و سید علی مہندی و جعفر پیشوا

بو محمد عسکریؑ بوالقاسم و محروق شاہ

شاہ اشرف شاہ عزیز الدین صاحب دین پناہ

شاہ علاؤ الدین عبدالآباد ، عبدالواحد نام

عمر زین العابدین ، سید عمرؑ عالی مقام

عبدالاحد ، احمد شیراں شاہ کرم اللہ سخنی

شاہ سلامت سیدی قربان علی وارث علی

هُوَ الْوَارِثُ

شجرہ قادریہ ، رزاقیہ ، وارثیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

یا خدا بہر محمد مصطفیٰ و مرّتضیٰ

ہم حسین و عابد و بابت شرچہ جعفر مقتدا
کاظم و موسیٰ رضا معروف و سقّی نامدار

ہم جنّید و شبلی و ہم عبد الواحد ذی وقار
بوالفرح ہم بوالحسن ہم بوسعید محترم

غوث الاعظم عبد الرزاق و محمد ذی کرم
احمد و سید علی موسیٰ حسن عباس مسّت

ہم بہاؤ الدین و ہم سید محمد حق پرست
ہم جلال و ہم فرید و بہر ابراہیم شاہ

بہر ابراہیم امان اللہ حسین دین پناہ
ہم ہدایت ہم صمد ہم عبد الرزاق ولی

شاہ اسمعیل و شاکر ہم نجات اللہ سخی

از پستے خاوم علی ہم وارث و دنیا و دین

الممدود شاہ تونی و اللہ رب العالمین

هُوَ الْوَارِثُ شَجَرَةُ چشتیہ ، نظامیہ ، وارثیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
 رَبَّنَا بَهْرِ مُحَمَّدٍ ^{۱۴} مُصْطَفَىٰ وَمُرْتَضَىٰ
 ہم حسنؑ ہم عبد واحد ہم فضیل باصفا
 بہر ابراہیمؑ ادہم ہم حذیفہ مرعشی
 ابن الدین علومشاہ ابواسحاق احمد متقیؑ
 بہر شاہ ابو محمدؑ ناصر الدین ذی وقار!
 از پئے سلطان مودودؑ و شریف رازدار
 بہر عثمانؑ و معین الدین قطب الدین ولیؑ
 ہم فرید الدینؑ نظام الدینؑ نصیر الدینؑ سخی
 ہم کمال الدینؑ ، سراج الدینؑ علم الدینؑ شاہؑ
 بہر محمودؑ و جمال الدینؑ محمد دیں پناہؑ
 ہم محمد بہر تیجیؑ ہم کلینم حق پرست
 ہم نظام الدینؑ فخر الدینؑ قطب الدینؑ مست

جمال الدین عبد اللہ بلند و خادم عالم پناہ
 بہر لطف خویش کن اے وارث مایک نگاہ

خاندانی تعارف

سرکار عالم پناہ حضرت حاجی دہا خاں سید وارث علی شاہ ذکرہ اعظم اللہ دیوہ شریف شرفائے اور دھ میں بہ اعتبار حسب نسب دولت و ثروت علم و فضل تبحر و تقدس آپ کا خاندان ہمیشہ نہایت وقیع و مقصد پر مام ہے صرف علوم ظاہریہ ہی کی بنا پر نہیں بلکہ مراتب خفانیہ و مدارج روحانیہ میں بھی حضور کے آباد اجداد سرفراز و ممتاز رہے ہیں اور علوم سنیہ اور سفینہ پربران کا تصرف رہا ہے ان سے ہر زمانہ میں سرچشمہ فیض جاری رہا اسلامی تاریخ کے صفحات میں ان کے مبارک تذکرے سبق آموز رشد و ہدایت ہیں۔ لہذا ہر اعتبار سے آپ کی ذات ستودہ صفات خاندان سیادت کی ایک مقدس اور اعلیٰ ترین نمونہ محقق جیسا کہ اکثر بزرگوں نے آپ کی شان و عظمت کو دیکھ کر تسلیم کیا ہے کہ آپ کے اخلاق و عادات سے سادات کرام کے اوصاف حمیدہ کی پوری تصدیق ہوتی ہے۔ جناب فروغ شاہ بھان پوری لکھتے ہیں:

اولاد ہے یہ خاص شہ مشرقین کی چھتیسویں ہے پشت جناب حسینؑ کی
پتلی تھی ہے فاطمہؑ کے نور عین کی مہر نگین ہے فاتح بدر و حنین کی

یہ جو ہر و خلاصہ ہے دونوں جہان کا
بندہ نظر پڑا ہے خدا کی شان کا

ہے تو ہی وارث علی و وارث نبی دل ہے تراخزینہ اسرار معنوی
تیرے بدن پہ ٹھیک قبا فقر کی ہوئی عادت کی ابتدا ہی سے ترک لباس کی
دستار و پاستحاجہ نہ زیب بدن کیا
احرام کو پسند پتے ستر تن کیا

لڑکا یہی ہے شاہ شہیدان کا باخلف پُر نور سلک شاہ نجف کا در نجف
درج رسول کا ہے یہی گوہر صدف اللہ نے دیا ہے ہر اک بات کا شرف
سید بھی ہے فقیر بھی ہے اور ولی بھی ہے

ہر طرح جانشین نبی و علی بھی ہے
قوم ایسی لا جواب کہ دنیا میں آفتاب دُنیا میں آفتاب تو عقبیٰ میں ماہتاب
عقبیٰ میں ماہتاب تو کوثر میں جویش آب کوثر پہ جویش آب سے پھر ساقی شراب
ساقی شراب کوثر و تسنیم کا یہ ہے
وارث علی و احمد بے میم کا یہ ہے

بقول الحاج قبلہ میاں فقیر ادکھٹ شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ
سرکار عالم پناہ کا آستانہ بھی روحانی لحاظ سے اپنا مقام واحد رکھتا ہے۔ جیسے کعبہ شریف کی تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام

اور حضرت اسماعیل علیہ السلام لباسِ احرام میں کرتے ہیں اسی طرح ہر سرکارِ عالم پناہ وارثِ ارثِ اعلیٰ کا آستانہ پاک تمام احرام پوشِ مکہ مکمل کرتے ہیں اس کی وجہ وصال کے وقت دیوہ شریف میں اختلاف پیدا ہو گیا تھا کہ مزارِ نبوی کے اندر نہ ہو مگر خادمِ خاص اور اہلِ محبت بضد تھے کہ سرکارِ کافران ہے کہ فقیر کا جہاں وصال ہو وہیں دفن ہوتا ہے۔ دیوہ شریف کے برسرِ اقدار سفید پوشوں نے غریبِ نادار مزدور گونگون کو روک دیا کہ جو قبر کھودے گا اُسے ہم دیوہ میں نہیں رہنے دیں گے لہذا احرام پوشِ آپس میں بل کر میدان میں آگئے اور قبر کھودنی شروع کر دی بعد پوچھیں تک جسے ناکام ہو کر واپس جانا پڑا۔ احرام پوشوں میں عالم بھی تھے فاضل بھی تھے مزدور بھی تھے راج بھی تھے لہذا تعمیر کا ایسا حین و جلیل سلسلہ شروع کیا جو آج دنیا کی حسین ترین عمارتوں میں شمار ہوتا ہے کہیں اتنی بڑی عمارت دیکھنے میں نہیں آتی۔

<p>دیوہ کا قصہ ہے علما تے جہانِ علم ان کے ہی دم سے پئے تنِ عالم میں جانِ علم ہر ایک بحرِ علم و عمل کا سفینہ ہے</p>	<p>اس سرزمین کو کہتے ہیں سب آسمانِ علم ہے ان کی ذات و جہ بنائے مکانِ علم اُس کو بھی جانتے ہیں جو سینہ بسینہ ہے</p>
--	--

(ختم شد)

حتمِ پاک سلسلہ وارثیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ
مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا
وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۝
وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ
النَّاسِ ۝ إِلَهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ
الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِي يُوَسْوِسُ
فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ مَلِكِ
يَوْمِ الدِّينِ ۝ إِيَّاكَ نَعْبُدُ
وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝ اهْدِنَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ
الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝
غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ
وَلَا الضَّالِّينَ ۝

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ .

وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَقْصُودُهُ وَالْمَقْصُودُ مَوْجُودُهُ سَيِّدِ

مقصود ہے ان کا اور مقصود ان کے پاس موجود ہے، سردار رسولوں

الْمُرْسَلِينَ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ شَفِيعِ

کے، مہم سب نبیوں کے بنشانے والے

الْمُذْنِبِينَ أَنْبِئِ الْغَرِيبِينَ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

گنہگاروں کے غمخوار مسافروں کے رحمت واسطہ بنائیں کے لوگوں

رَاحَةَ الْعَاشِقِينَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِينَ شَمْسِ

کے موجب آرام عاشقوں کے مراد مشتاقوں کے آفتاب

الْعَارِفِينَ سِرَاجِ السَّالِكِينَ مُصَابِرِ الْمُقَرَّبِينَ

نہا شناسوں کے چراغ راہ خدا چلنے والوں کے چہرہ مقربوں کے

فُحِبِّ الْفُقَرَاءِ وَالْغُرَبَاءِ وَالْمَسْكِينِ سَيِّدِ

دوست رکھنے والے غنیموں اور مسافروں اور مفلسوں کے سردار

الْثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ إِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ

جن دونوں کے نبی مکہ معظمہ اور مدینہ شریف کے پیشوا بیت المقدس اور کعبہ کے

وَسَيِّدَتِنَا فِي الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابِ قَوْسَيْنِ

وسیلہ ہمارے بیچ دنیا اور آخرت کے صاحب ہمتہ مقدار دو کمانوں کے

مُحِبِّ رِبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ

محبوب پروردگار دو مشرقوں اور دو مغربوں کے نانا امام حسن اور

الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ إِبْنِ

امام حسین کے مالک ہمارے اور مالک جن دونوں کے کینست

الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ نُورٍ مِّنْ نُورِ

ابوالقاسم محمد بیٹے عبداللہ کے ایک نور ہیں اللہ کے نور

اللَّهُ يَا أَيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ بِمُورِ جَمَالِهِ صَلُّوا

ہے، اے عاشق نور جمال آنحضرت کے درود بھیجو

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

اوپر ان کے لوگوں کی اولاد کے اور ان کے پیاروں کے اور سلام بھیجو سلام کر

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

اے خداوند کا اور سلام نازل فرما اور سزا ہمارے اور مالک ہمارے محمد صاحب کے

صَاحِبِ النَّجَاحِ وَالْبُعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعِلْمِ

صاحب تاج اور مسراج اور براق اور علم

دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَ

نشان کے ہیں دور کرنے والے بلی اور وبا اور قحط سالی اور بیماری اور

الْأَكْطِ اسْبَهُ مَكْتُوبٍ مَرْفُوعٍ مَشْفُوعٍ

درد کے نام ان کا کمایا ہے بلند کیا گیا ہے شفاعت کیا گیا ہے

مَنْقُوشٍ فِي التَّوْحِ وَالْفَلَكِ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَ

نقش کیا گیا ہے بیچ لوح اور فلک کے سردار ہیں عرب اور

الْعَجْمِ جِسْمُهُ مُقَدَّسٌ مُعَظَرٌ مُطَهَّرٌ

جسم کے جسم ان کا بہت پاک، خوشبودار، پاکیزہ

مُنَوَّرٌ فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسِ الصُّحَى

لاشعن بیچ نمازگاہ اور حرم کے آفتاب چاشت

بَدْرِ الدُّجَى صَدْرُ الْعُلَى نُورُ الْهُدَى

کے صاحب اندھیری رات کے سبزیش بڈی کے نور راہ راست کے

كَهْفِ الْوَرَى مُصَابِرِ الظُّلُمِ جَبِيلِ

پناہ غلوطات کے چہرہ تاریکیوں کے، نیک عادتوں

الشِّيمِ شَفِيعِ الْأُمِّ صَاحِبِ الْجُودِ وَالْكَرَمِ

والے، بنشانے والے امتوں کے صاحب بخشش اور بزرگی کے

وَاللَّهُ عَاصِمُهُ وَجَبْرِئِلُ خَادِمُهُ وَالْبَرَقِ

اور اللہ جہان ہے ان کا اور جبریل خدمت گزار ہے ان کا اور برق سواری

مَرْكَبُهُ وَالْبُعْرَاجِ سَفَرُهُ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهَى

ہے ان کی اور مسراج سفر ہے ان کا اور سدرۃ المنتہی جو پیری ہے

مَقَامُهُ وَقَابِ قَوْسَيْنِ مَطْلُوبُهُ وَالْمَطْلُوبِ

آسمان پر مقام ہے ان کا اور قاب قوسین مطلوب الہی مطلوب ہے ان کا

سہکار عالم پناہ کے وصال کے بعد تیسرے دن قُل خوالی اور رُودِ پاک
 کے بعد جو سلام پیش ہوا
 سید معروف شاہ صاحب قبلہ وارثی نے ترتیباً پیش کیا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

اَسْلَام اے دلبر دلدلدارِ ما	اَسْلَام اے مونس و غمخوارِ ما
خوں شدہ اے دیدہ گریبانِ ما	اَسْلَام اے مردم چشمانِ ما
اَسْلَام اے دلبرِ جانانِ من	اَسْلَام اے یوسفِ کفغانِ من
اَسْلَام اے دینِ ما ایمانِ ما	اَسْلَام اے جانِ ماجانانِ ما
اَسْلَام اے مصدرِ انوارِ حق	اَسْلَام اے مظلہٗ انوارِ حق
اَسْلَام اے رُوحِ جسمِ بونے تو	اَسْلَام اے وجہِ تسکینِ روتے تو
اَسْلَام اے مخزنِ علم و حیا	اَسْلَام اے معدنِ صدق و صفا
ہر دو عالم تابعِ فرمانِ تو	اَسْلَام اے جانِ من قربانِ تو
سوتے زنداں بے پروا زلفِ دوتا	اَسْلَام اے چشمِ پر شرم و حیا
میکشد آن خنجرِ ابروئے تو	اَسْلَام اے منزلِ ماکوئے تو
اَسْلَام اے بحرِ شفقتِ اَسْلَام	اَسْلَام اے ابرِ رحمتِ اَسْلَام
اَسْلَام اے مرہمِ تریاقِ ما	اَسْلَام اے قوتِ ادراکِ ما
خاکِ پائیت بہرِ ما خاکِ شفا	اَسْلَام اے دردِ تو مارا دوا
اَسْلَام اے بیکساں راتِ کیہ گاہ	اَسْلَام اے وارثِ عالم پناہ
اَسْلَام اے مرہمِ دلِ خستگان	اَسْلَام اے چارۂ بے چارگان
اللہ اللہ نسبتِ شاہ و گدا	ما مجا ادا تو محبِ ذکرِ کجا
رحم کن بر ما بحقِ پنجتن	وارثا بنا جمالِ خویش تن
وارثان در حضرتِ سلطانِ ما	قصۂ معروفِ غمگین اے صبا

کُن فنا در ذاتِ خود مارِ تمام
 ختم شد این قصۂ اکنوں و اَسْلَام

﴿جملہ حقوق محفوظ ہیں﴾

نام کتاب وسیلہء روحی
تحریر حاجی فقیر عزت شاہ وارثی
تعداد 2 ہزار
اشاعت دوم 2003ء
پرنٹنگ پریس وارثیہ پریس گوجران
فون: 0571-512048 حاجی شہزاد وارثی

ملنے کا پتہ
حضرت حاجی فقیر عزت شاہ وارثی مدظلہ
آستانہ عالیہ ارثیہ چھتر شریف، چنگا بنگیال، تحصیل کوہستان ضلع راولپنڈی (پاکستان)
انجمن وارثیہ بیول - تحصیل کوہستان ضلع راولپنڈی